Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۷/۴۲ | اتوار - ۲۷ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۳۱ ہجرت ۱۳۷۱ ہش - ۳۱ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۲۵

بچپن میں تربیت ضروری ہے

"یہ بات صحیح نہیں کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا۔ جس قسم کی بات بچے کے کان میں ڈالی جائے وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ سکتا اور سیکھ سکتا ہے اگر اس کے ذہن میں دین کی، سلسلہ کی مختصر باتیں ڈالی جائیں تو بچہ ان کو اپنے ذہن میں قائم رکھ سکتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم اگر بچپن میں بچے کی تربیت نہیں کرتے صرف اس خیال سے کہ تم نیک ہو اور وہ بھی نیک ہو جائیں گے تو اس طرح تم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔"

(خطبہ فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہے۔ ۱۲۔ جولائی ۱۹۲۵ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بہت لوگ ہیں کہ سیدھی نیّت سے طلب نہیں کرتے۔ تھوڑا طلب کر کے تھک جاتے ہیں۔ دیکھو اگر ایک زمین میں چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کر جو شکایت کرے کہ پانی نہیں نکلا اسے تم کیا کہو گے؟ اس قسم کے بدقسمت انسان ہوتے ہیں کہ وہ دو چار دن دعا کر کے کہتے ہیں کہ ہمیں پتہ کیوں نہ لگا اور اس طرح ایک دنیا گمراہ ہو گئی ہے۔ وظیفے اور مجاہدے کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنے سے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھودا یعنی نہ پہنچے تو خدا کی ذات سے منکر ہو گئے اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھ کر ٹھگ بن گئے۔ اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہیئے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ دوسرے قویٰ اور اعضاء سے کام نہ لیا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۸-۶۱۹)

"پس یاد رکھو کہ زبان سے خدا کبھی راضی نہیں ہوتا۔ اور بغیر ایک موت کے کوئی اس کے نزدیک زندہ نہیں ہوتا۔ جس قدر اہل اللہ ہوتے ہیں سب ایک موت قبول کرتے ہیں۔ اور جب خدا اُن کو قبول کرتا ہے تو زمین پر بھی ان کی قبولیت ہوتی ہے۔ پہلے خدا تعالیٰ خاص فرشتوں کو اطلاع دیتا ہے کہ فلاں بندے سے مَیں محبّت کرتا ہوں۔ اور وہ سب اس سے محبّت کرنے لگ جاتے ہیں۔ حتّٰی کہ اس کی محبّت زمین کے پاک دلوں میں ڈالی جاتی ہے اور وہ اسے قبول کرتے ہیں۔ جب تک ان لوگوں میں سے کوئی نہیں بنتا تب تک وہ پیتل اور تانبا ہے اور اس قابل نہیں کہ اس کی قدر کی جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۲۰)

"فتنہ کی بات نہ کرو۔ شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو۔"

(ملفوظات جلد صفحہ ۶۲۰-۶۲۱)

درخواست دعا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ عزیزہ درثمین بیگم سید شعیب احمد کا گردن کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ کمزوری ابھی ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے نیز میری دو بہنیں بیمار ہیں۔ بہت فکر ہے ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ عزیزہ امۃ القدوس بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی دونوں آنکھوں کی نظر بند ہو گئی ہے۔ وسط جون میں دائیں آنکھ کا اپریشن متوقع ہے۔ کورنیا بدلا جائے گا ان کی صحت کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے اور نظر ٹھیک ہو جائے۔ اسی طرح عزیزہ امۃ السمیع بیگم صاحبزادہ میاں رفیع احمد کا پتہ کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ ان کے دل کا بائی پاس ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ سے بہت فکر ہے ان کی صحت اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

سانحہ ارتحال

مکرم بشیر احمد صاحب نظام محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ جو محترم میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند تھے ۲۳، مئی ۱۹۹۲ء کو بوقت تقریباً چار بجے سہ پہر انتقال فرما گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔ انکی نماز جنازہ اگلے روز نماز فجر کے بعد بیت النصرت میں ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری نے دعا کروائی۔

احباب موصوف کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

خدا تعالیٰ سے آپ جو کچھ مانگیں ہوش سے مانگیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جب آپ قرآن کریم کا مطالعہ کریں گے تو اس دعا کے ساتھ منسلک کر کے مطالعہ کریں اور پھر ہر دفعہ یہ سوچیں کہ میں یہ دعا کرتا ہوں اور آئندہ بھی یہ دعا مانگا کروں گا اور پھر میں نے کچھ ٹکڑے کہیں سے غرضیکہ چند نمونے قرآن کریم کی مختلف جگہوں سے اکٹھے کئے تا کہ آپ کو دعا کا مطلب سمجھاؤں جو ہم سب روزانہ بار بار مانگتے ہیں اور اکثر ہم میں سے جانتے ہی نہیں کہ ہم کیا مانگ رہے ہیں۔ پس جو کچھ آپ مانگیں ہوش سے مانگیں۔ سمجھ کر مانگیں کہ کیا مانگا جا رہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے فضل کی امید رکھیں اور اس سے رحم کے طلب گار ہوں کہ وہ ان مشکلوں کو ہمارے لئے آسان کر دے جو ہم ہوش مندی کے ساتھ خود خدا سے طلب کر رہے ہیں۔ دیکھیں ایک چھوٹے سے معاہدے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱۔ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ـــ ۳۱۔ مئی ۱۹۹۲ء

اشیاء کی ماہیّت

اگر سانپ کو رسّی سمجھ لیا جائے تو اسے ہاتھ میں لینے میں کوئی باک نہ ہوگا اور اگر ہیرے کو عام پتھر سمجھ لیا جائے تو اسے زمین پر پٹخ دینا ناگوار نہ گذرے گا۔ یہ دونوں باتیں۔ اور ایسی ہی دیگر متعدد باتیں۔ اشیاء کی حقیقت اور ماہیّت سے واقفیت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ ہم جو کچھ جانتے ہیں اور جتنا کسی چیز کو پہچانتے ہیں ویسا ہی اس کے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔ کسی اچھی چیز یا کسی اچھی بات کا اچھا ہونا ہی کافی نہیں۔ اسی طرح کسی بُری چیز یا کسی بُری بات کا بُرا ہونا بھی کافی نہیں ہے اگر ہم اچھی چیز یا اچھی بات کو اچھا ہی نہیں سمجھتے تو ہمیں اس سے کیا۔ کہ وہ اچھی ہے یا نہیں یا اسی طرح اگر ہم کسی بُری چیز یا بات کو بُرا نہیں جانتے تو ہم اس سے بچنے کی کس طرح کوشش کر سکتے ہیں۔

نیکی اور بدی کے لئے یہ لازم ہے کہ ہم ان دونوں کو پہچانیں اور اتنا پہچانیں کہ ہمارے دل گواہی دیں کہ یہ نیکی ہے اور یہ بدی۔ اگر ایسا ہو تو یقیناً سوائے اس شخص کے جس کی فطرت مسخ ہو چکی ہے ہم سب نیکی کرنے کی خواہش کریں گے۔ اور کوشش بھی کریں گے۔ اور اسی طرح بدی سے بچنے کی خواہش بھی کریں گے اور کوشش بھی کریں گے۔ یہاں یہ کہنا بھی ہم لازمی سمجھتے ہیں کہ چھوٹی اور بڑی نیکی اور بدی سے بھی آگاہ ہونا ضروری ہے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرتے ہوئے ہر بڑی سے بڑی نیکی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ہر بڑی سے بڑی بدی سے بچتے ہوئے ہر چھوٹی سے چھوٹی بدی سے بھی گریز کی کوشش کرنی چاہیئے اور یہ بات صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمیں نیکی اور بدی کی کیفیت کا پوری طرح علم ہو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس سلسلہ میں تاکید فرماتے ہیں۔ کہ یہ ضروری ہے کہ انسان یہ یاد رکھے کہ فلاں فلاں بات بدی ہے۔ اور پھر دن رات اسی کوشش میں لگا رہے کہ اس بدی سے بچے اور اگر از خود نہ بچ سکے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اسے اس بدی سے بچائے رکھے۔ یہی بات نیکی کے سلسلہ میں کہی جا سکتی ہے۔ کہ نیکیاں ہر وقت انسان کے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ ہمیں سوچتے رہنا چاہیئے کہ کون کون سی بات نیکی میں شامل ہے اور پھر ہمہ وقت اس کوشش میں رہنا چاہیئے کہ جونسی نیکی بھی کی جا سکے کر لی جائے۔

گذرے ہوئے کل کی بات ہے کیا
کل مَیں نے کہا تھا اس کو بُرا
پر آج سمجھ پایا ہوں مَیں
یہ آج کے دن سے بہتر تھا

ـــــ ابوالاقبال

سرِ مژگاں قطرۂ اشک اُچھالا کس نے
یہ گہر دل کے سمندر سے نکالا کس نے

کِس سے پُوچھوں مَیں یہ اے تیرگیٔ شامِ فراق!
کر دیا ختم مِرے گھر کا اُجالا کس نے

دِل مِرا طعنۂ اغیار سے چھلنی تو ہُوا
پر لگایا تھا زباں پر مِری تالا کس نے

دِل کبھی دِل تھا اُمنگوں کی فراوانی سے
یہ وہی دِل ہے، اسے درد میں ڈھالا کس نے

وہ گئے آنکھ کی بینائی بھی ناہیدؔ گئی
کر دیا ہے مِرے نقصاں کا ازالہ کس نے

عبدالمنان ناہیدؔ

مَیں بڑھتا رہا ہوں کنارے کنارے
متاعِ غمِ عاشقی کے سہارے

شبِ طول فرقت کی راہوں میں اکثر
رہے ہم سفر کہکشاں چاند تارے

نظامِ دو عالم پریشاں ہے شاید
کسی نے پریشان گیسو سنوارے

نہیں آیا محفل میں ان کی مَیں از خود
مجھے کھینچ لائے کسی کے اشارے

بہت عہدِ گُل بعد ان کے بھی آئے
مگر پھر نہ لَوٹے گذشتہ نظارے

مَیں حیراں پریشاں کھڑا سوچتا ہوں
چمن میں شگوفے ہیں کس نے سنوارے

مِری زندگی کا وہی ماحصل ہیں
محبت میں تیری جو لمحے گذارے

غمِ عشق کی اک لطافت کے بدلے
اُٹھانے پڑے فیضؔ لاکھوں خسارے

فیضؔ چینگوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام احمد فرخ

صلح حدیبیہ

(یہ تقریر ۵ فروری ۱۹۶۶ء کو ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے نشر کی گئی)

ذیقعدہ ۶ھ ہجری بمطابق فروری ۶۲۸ء کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک اہم واقعہ ہوا جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے جسکے نتیجہ میں کفارِ مکہ اور مسلمانوں کے درمیان جنگ و جدال کا سلسلہ بند ہو کر اسلام کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ اس واقعہ کی ابتداء یوں ہوئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رؤیا دیکھی کہ آپؐ اپنے صحابہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس رؤیا کی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فروری ۶۲۸ء میں پندرہ سو صحابہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپؐ کو رستہ میں خبر ملی کہ قریش مکہ بہت جوش میں ہیں۔ اور مسلمانوں کو روکنے کا پختہ عزم کئے ہوئے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ جنگ کرنے کا نہیں تھا۔ اس لئے آپؐ نے تصادم سے بچنے کے لئے عام راستہ ترک کر کے ایک غیر معروف راستہ اختیار کیا اور حدیبیہ کے مقام کے قریب پہنچ کر ڈیرے ڈال دئے یہ مقام مکہ معظمہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے قریشِ مکہ نے انتہائی جوش و خروش دکھایا اور تصادم کی صورت پیدا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ تدبر اور جذبات امن پسندی کی وجہ سے جنگ ٹل گئی۔ اور قریش آخر کار صلح کی گفتگو کے لئے تیار ہو گئے ان کی طرف سے مکہ کا رئیس سہیل بن عمرو نامی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلح نامہ کی آخری شرائط طے کرنے کیلئے حاضر ہوا۔ اور یہ معاہدہ لکھا گیا:۔

"خدا کے نام پر یہ شرائط صلح محمد بن عبداللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اہلِ مکہ کے درمیان طے پائی ہیں:۔

۱۔ جنگ دس سال کے لئے بند کی جاتی ہے

۲۔ قبائل عرب میں سے جو قبیلہ بھی فریقین میں سے کسی ایک کا حلیف بن کر معاہدہ میں شامل ہونا چاہے گا اسے اس کا اختیار ہوگا۔

۳۔ اہلِ مکہ میں سے کوئی شخص مسلمانوں کے ساتھ جا کر شامل نہیں ہو سکے گا۔ خواہ وہ مسلمان ہو اور اگر ایسا کوئی شخص مسلمانوں کیطرف جائے گا تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ساتھیوں میں سے کوئی قریش کی طرف جائے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائیگا۔

۴۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھی مکہ میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے جائیں گے

۵۔ آئندہ سال وہ مکہ میں آ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں مگر سوائے نیام میں بند تلوار کے کوئی ہتھیار ساتھ نہ ہو اور تین دن سے زیادہ مکہ میں نہ ٹھہریں۔ اس عرصہ میں قریش مکہ سے باہر چلے جائیں گے۔

صحابہؓ میں اضطراب

معاہدہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ:۔

"لو اب اٹھو اور یہیں اپنی قربانیاں ذبح کر کے سروں کے بال منڈوا دو اور احرام ختم کرو اور واپسی کی تیاری کرو۔"

صحابہؓ کو خدا کے رسولؐ پر پورا پورا ایمان تھا اور اسکے وعدے پر بھی کامل یقین تھا مگر لوازمات بشریت کے ماتحت کچھ صحابہ اس معاہدہ کو پسند نہ کرتے تھے۔ انہوں نے کچھ پس و پیش کیا لیکن جب حضورؐ نے پہلے خود اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اپنے سر کے بال منڈوانے شروع کر دئے تو صحابہؓ نے یہ منظر دیکھ کر دیوانہ وار اپنے جانوروں کو ذبح کرنا شروع کر دیا اور سروں کے بال منڈوا یا ترشوا لئے۔

سورۂ فتح کا نزول اور فتح مبین کی خوشخبری

اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف واپسی کا حکم دیا۔ آپؐ نے روانگی کے بعد ابھی دو منزلیں ہی طے کی تھیں کہ کراع الغمیم مقام میں آپ پر سورہ فتح نازل ہوئی جسکی ابتدائی آیات یہ ہیں۔

یعنی "اے رسول ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح بخشی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ تیرے متعلق کئے گئے (عرب قبائل کے) وہ گناہ بھی جو پہلے گزر چکے ہیں ڈھانپ دے گا۔ اور جو اب تک ہوئے نہیں لیکن آئندہ ہونے کا امکان ہے ان کو بھی ڈھانپ دے گا اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور اللہ تعالےٰ تیری زبردست نصرت فرمائے گا۔"

جب یہ آیات آپؐ نے صحابہ کو سنائیں تو وہ حیران ہوئے کہ ہم تو بظاہر ناکام واپس جا رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ ہمیں "فتح مبین" کی مبارکباد دے رہا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

"غور کیا جائے تو واقعی حدیبیہ کی صلح ہمارے لئے ایک بڑی بھاری فتح ہے۔ قریش جو ہمارے خلاف میدانِ جنگ میں اترے ہوئے تھے انہوں نے خود جنگ کو ترک کر کے امن کا معاہدہ کر لیا ہے اور آئندہ سال ہمارے لئے مکہ کے دروازے کھول دینے کا وعدہ کیا ہے اور ہم امن و سلامتی کے ساتھ اہل مکہ کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ ہو کر اور آئندہ فتوحات کی خوشبو پاتے ہوئے واپس جا رہے ہیں۔ پس یقیناً یہ ایک عظیم الشان فتح ہے۔ کیا تم لوگ ان نظاروں کو بھول گئے کہ یہی قریش اُحد و احزاب کی جنگوں میں کس طرح تمہارے خلاف چڑھائیاں کر کر کے آئے تھے۔ اور یہ زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی تھی۔ اور تمہاری آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آتے تھے مگر آج یہی قریش تمہارے ساتھ امن و امان کا معاہدہ کر رہے ہیں۔"

(زرقانی جلد دوم صفحہ ۲۱۰)

صلح حدیبیہ کے شاندار نتائج

یہ ہے صلح حدیبیہ کا واقعہ جس کو میں نے مختصر رنگ میں بیان کیا ہے ظاہر ہے کہ یہ ایک اہم اور انقلابی واقعہ ہے جس کے ساتھ اسلام کی تاریخ کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ جنگ ختم ہوئی اور صلح۔ امن اور خیر سگالی کا ماحول قائم ہو گیا۔ اس طرح گویا وہ بھاری بند جو اسلام کے دریا کے بہاؤ کو روکے ہوئے تھا یکلخت گر کر ٹوٹ گیا اور اسلام نے حیرت انگیز ترقی کرنی شروع کی۔ چنانچہ اسکے دو سال بعد جب کفار مکہ کی عہد شکنی کے نتیجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر چڑھائی کرنا پڑی تو آپؐ کے ساتھ دس ہزار جانثاروں کا لشکر تھا۔ جبکہ صلح حدیبیہ میں آپؐ کے ساتھ صرف پندرہ سو افراد تھے۔ اس دو سال کے عرصہ میں اندازاً ساڑھے آٹھ ہزار انسان حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور اسلام کی دعوت و تبلیغ عرب سے نکل کر ایران۔ شام۔ مصر اور حبشہ کے ممالک تک پہنچی۔

الغرض صلح حدیبیہ بہت سے اہم اور مفید نتائج کی حامل ثابت ہوئی اور اس سے کئی اصولی مسائل پر روشنی پڑتی ہے چنانچہ

○ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی اصل طاقت امن کے زمانہ کی تبلیغ میں ہے نہ کہ جنگ کی معرکہ آرائی میں۔

○ پھر اس سے ثابت ہوا کہ بالکل ممکن ہے کہ ایک چیز بظاہر فائدہ مند نہ دکھائی دے۔ مگر حقیقت میں اور نتیجۃً وہ خیر و برکت اور فتح و ظفر کا موجب ہو۔

○ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دینی تعلیم کا تقاضا ہے کہ بظاہر ناگوار حالات میں بھی امیر کی اطاعت و فرمانبرداری کا اصول عملاً قائم رکھا جائے اور نازک ترین گھڑی میں بھی ضبط و نظم اور اتحاد میں کوئی رخنہ نہ پڑنے دیا جائے۔ صحابہ کرامؓ نے صلح حدیبیہ میں یہی شاندار نمونہ قائم کیا۔

(الفضل ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۳، ۴)

پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ـــ وسعت مطالعہ

الفضل ۱۸ مئی ۱۹۹۲ء میں مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب کا مضمون مذکورہ بالا پڑھ کر اسی سلسلہ میں خاکسار کو اپنا بھی ایک چشمدید واقعہ یاد آ گیا۔ جو قارئین "الفضل" کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

اوائل دسمبر کے ایام تھے۔ اغلباً یہ ۱۹۳۹ء کا سال تھا جبکہ خاکسار گورنمنٹ کالج لاہور میں تھرڈ ایئر کا طالب علم تھا جبکہ منٹو پارک لاہور (حال اقبال پارک نزد بادشاہی مسجد و قلعہ) میں ایک نمائش (EXHIBITION) لگائی گئی۔ بہت بڑی نمائش تھی۔ جس نے منٹو پارک کی قریباً ساری وسعت کا احاطہ کیا ہوا تھا۔ ایک رات ۷ - ۸ بجے کے درمیان خاکسار بھی نمائش دیکھنے کیلئے نمائش گاہ میں پہنچ گیا۔ ہر قسم کے سامان کی دوکانیں تھیں جو دیکھنے والوں سے بھری ہوئی تھیں۔ خرید و فروخت ہو رہی تھی۔ اچانک خاکسار نے دیکھا کہ سامنے سے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) چند ساتھیوں کے ہمراہی میں چلے آ رہے ہیں۔ ایک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضور کے برادرِ اصغر تھے جو خاکسار کو یقینی طور پر یاد ہیں۔

خاکسار نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور حضور کی پارٹی کے ساتھ ہو گیا۔ مختلف دوکانیں دیکھتے ہوئے بالآخر حضور کتابوں کے ایک بڑے سٹور میں داخل ہوئے۔ جس میں عربی۔ انگریزی اور اردو زبانوں کے علیحدہ علیحدہ حصص تھے اور بڑے قرینے سے کتب سجائی ہوئی تھیں۔ دوکان کا مالک۔ حضور انور کو پہچانتا تھا وہ بڑی عقیدت سے حضور کے ساتھ ساتھ چل کر اپنی دوکان کے مختلف حصص۔ حضور اور آپکی پارٹی کو دکھلا رہا تھا اور ساتھ ساتھ تبصرہ کرتا جا رہا تھا کہ یہ ایڈیشن فلاں سال

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی / محمد صدیق گورداسپوری

مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی

برادر مکرم مولانا مبارک احمد ساقی اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ان کی وفات کی خبر بھی عجیب طریق پر ملی۔ مکرم آغا سیف اللہ صاحب جو الفضل کے مینیجر بھی ہیں اور پبلشر بھی۔ صبح

مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی

کے وقت میرے پاس گھر تشریف لائے اور کہنے لگے ساقی صاحب کے متعلق کچھ سنا آپ نے۔ میں نے کہا میں نے کچھ نہیں سنا۔ البتہ چند روز ہوئے سنا تھا کہ ان کی امریکہ تقرری ہو گئی ہے۔ مگر آغا صاحب خاموش ہو گئے۔ یوں لگتا تھا کہ خبر اس سے زیادہ گہرائی رکھتی ہے۔ میں نے کہا تحریک جدید سے پتہ کرتے ہیں چنانچہ میں نے اپنی اہلیہ کو ملک منور احمد صاحب کے گھر سے فون کرنے کے لئے کہا۔ انہیں واپس آنے میں کچھ دیر لگی۔ آغا صاحب بھی حیران تھے کہ خبر تو جلد مل جانی چاہیے تھی میں نے کہا شائد وہ لجنہ کی باتوں میں لگ گئی ہوں۔ لیکن جب وہ واپس آئیں تو ان کی آواز رندھی ہوئی تھی اور تقریباً روتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ساقی صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ یہ تھا انداز ان کی خبر کے ملنے کا۔ جب وہ نائیجیریا تشریف لے گئے تھے۔ اور مجھ سے کسی قسم کا تعارف بھی نہیں تھا تو میں نے ان کے نائیجیریا پہنچنے سے پہلے اخبار دی ٹروتھ (۲۶، دسمبر ۱۹۵۲ء) میں خبر شائع کر دی تھی کہ وہ لندن سے روانہ ہو پڑے ہیں اور اس سے اگلے پرچے میں جو ۲، جنوری ۱۹۵۳ء کا تھا شہ سرخی کے ساتھ ان کی آمد کا اعلان کیا گیا اور ان سے بندرگاہ پر ہی ایک انٹرویو لیتے ہوئے اس خبر میں انٹرویو کا ذکر کیا گیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یورپ کی مذہبی کیفیت کیا ہے۔ تو آپ نے نہایت دانشمندانہ انداز میں جواب دیا کہ عیسائیت سے بیزاری بڑھ رہی ہے۔ اس شہ سرخی والی خبر میں ان کے تعلیمی کیریئر کا بھی ذکر کیا گیا اور یہ بھی کہ یہ بائیس سالہ نوجوان نہایت مستعد نظر آتا ہے اس لئے کہ پاکستان میں والی بال کا کھلاڑی تھا اور کہتے ہیں کہ بہت اچھا کھلاڑی تھا۔

جب انہیں نائیجیریا آنا تھا اور ابھی ان سے واقفیت بھی نہیں تھی تو ہمیں ان کے آنے کا اشتیاق تھا اور ہمیں خبر مل گئی تھی۔ لیکن اب ایک لمبے عرصے کی دوستی اور برادرانہ تعلقات کے باوجود ان کی وفات کی خبر اسطرح ملی کہ دل کو دھچکا سا لگا۔ نہ صرف ان کی وفات کا بلکہ اس بات کا بھی کہ بلا واسطہ یہ خبر مجھ تک کیوں نہ پہنچی۔ بہرحال آغا صاحب کہنے لگے کہ سیفی صاحب آپ آج تک ان سے جن تعلقات کا اظہار کرتے رہے ہیں آپ کا فرض بنتا ہے کہ الفضل میں سب سے پہلے ان سے متعلق آپ کا مضمون شائع ہونا چاہیے

اور بات بھی ٹھیک تھی۔ لیکن اگلے ہی روز جب میں دفتر پہنچا تو مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری تشریف لائے وہ دراصل ساقی صاحب کی تعزیت کے لئے میرے پاس آئے تھے۔ کہنے لگے کہ یہاں میرے اور آپ کے ان سے جو تعلقات تھے وہ کسی اور سے کبھی نہ ہوئے اس لئے میں نے سمجھا کہ ان کی تعزیت آپ سے کی جائے اور تعزیت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ پرائمری پاس کرنے کے بعد جب احمدیہ مدرسہ قادیان میں وہ داخل ہوئے تو یہ دونوں کلاس فیلو تھے۔ اکٹھے ہی داخل ہوئے اکٹھے ہی احمدیہ سکول پاس کیا اور اکٹھے ہی مولوی فاضل کا امتحان دیا۔ پھر جامعہ احمدیہ پاس کیا اور ایک ہی دن دونوں کی تقرری اور روانگی برائے بیرونی ممالک میں ہوئی۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب سیرالیون کے لئے اور مکرم مولانا ساقی صاحب نائیجیریا کے لئے۔ اس کے بعد بھی مکرم صدیق صاحب اور ساقی صاحب کا آپس میں رابطہ رہا۔ یہ باتیں سن کر میں نے سوچا کہ میں تو "کاغذی ہے پیرہن" میں ساقی صاحب کے متعلق کئی باتیں لکھ چکا ہوں۔ اب مولانا محمد صدیق صاحب کا حق بنتا ہے کہ وہ ان کے متعلق کچھ لکھیں چنانچہ میں نے ان سے گزارش کی اور انہوں نے ایک مضمون ایک دو روز ہی میں مجھے عطا کر دیا۔ میں دراصل وہی مضمون چھاپنا چاہتا ہوں۔ لیکن اپنا حصہ اس مضمون میں شامل کرنے کے لئے دو چار باتیں اپنی طرف سے بھی کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ابھی چند روز ہوئے محترم ساقی صاحب کا مجھے خط ملا جس میں آپ نے لکھا تھا کہ "اخبار الفضل میں کاغذی ہے پیرہن کے تحت کئی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں جن میں آپ نے خاکسار کے بارے میں بھی کئی بار بہت اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے بعض واقعات کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ کسی وقت چند باتیں لکھ دوں۔ جو اللہ نے چاہا تو دلچسپی کا باعث ہونگی"۔ افسوس ہے کہ محترم ساقی صاحب کو یہ باتیں لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ اگرچہ اسی خط کے آخیر میں انہوں نے لکھا ہوا تھا کہ "میری صحت اب بفضلِ خدا ٹھیک ہے کام شروع کر دیا ہے۔ لیکن وہ ہمت نہیں رہی جو پہلے تھی۔ تاہم پورا وقت مشغولیت

رہتی ہے۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں" اور اس سے پہلے انہوں نے ایک خط میں تحریر کیا تھا "ویلز تو ہم سے کافی دور ہے البتہ انگلستان جس سے اگر لندن مراد ہے تو پھر آسانی ہے لیکن آج کل تو ہماری یہ حالت ہے کہ گذشتہ کئی سالوں سے میں آکسفورڈ سٹریٹ بھی نہیں گیا۔ حالانکہ کبھی وقت یہ حال ہوتا تھا کہ ہر چوتھے روز وہاں گئے ہوتے تھے۔ اب تو کبھی کوئی سیل دیکھنے بھی نہیں گئے۔ یہاں موسم گرما میں آپ کو علم ہے کہ دن بہت لمبے ہوتے ہیں ان دنوں مغرب کی نماز ساڑھے نو بجے ہوتی ہے اندازہ لگائیں کہ کون سا وقت باقی ہے لیکن اس کا اجر بھی ہے۔ جو انتہائی تسلی بخش ہے اور خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ خدمت کی توفیق عطا کرتا ہے۔ اس لئے کوئی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی اور سارے کام خوشی سے سرانجام دئے جاتے ہیں"

اس خوشی کی سب سے بڑی وجہ وہ اکثر اپنے خطوط میں بیان کرتے رہتے تھے۔ ایک خط میں انہوں نے لکھا "اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضری کا موقعہ ملتا ہے کئی دفعہ سوچتا ہوں کہ کن الفاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں"

چونکہ نائیجیریا میں محترم ساقی صاحب نے اپنے قیام کا سارا عرصہ میرے ساتھ لیگوس میں ہی گذارا اور کہہ سکتے ہیں کہ میرے گھر کے ایک فرد کے طور پر ساتھ رہے اس لئے کام میں بھی انہیں میرے ساتھ ہاتھ بٹانے کا بہت موقعہ ملا۔ اخبار کی طباعت اور اخبار کی اشاعت ریڈیو پر مضامین اور دورے یہ ساری باتیں آپ نے نائیجیریا پہنچنے کے بعد بلا تاخیر شروع کیں۔ ایک دفعہ ریڈیو پر جانا مجھے یوں ہمیشہ یاد رہتا ہے کہ ان دنوں نائیجیریا کے براڈ کاسٹر کے لئے بی۔ بی۔ سی کے مائیکل ایلش بی کو بلایا ہوا تھا کہ وہ براڈ کاسٹر کو مشورہ دیا کریں۔ میں اور مکرم ساقی صاحب نائیجیرین براڈ کاسٹنگ سروس سے باہر نکلے تو مائیکل ایلش ملے کہنے لگے آئیے میں آپ کو ایک بات بتاؤں اور وہ ساقی صاحب کو سٹوڈیوز میں لے گئے۔ اس دن ساقی صاحب ہی کی تقریر تھی۔ اندر جا کر انہوں نے بتایا کہ جب آپ ورق پلٹتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ ڈھول بج رہا ہے۔ دیکھئے ورق یوں پلٹتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ میں اس بات سے خوش ہوا کہ نائیجیرین براڈ کاسٹنگ سروس نے براڈ کاسٹرز کی تربیت کے لئے مائیکل ایلش بی کو بی بی سی سروس سے منگوایا ہوا ہے۔ وہ عام طور پر یوں بھی کرتے تھے کہ اگر کسی نے کسی انگریزی لفظ کا تلفظ غلط کیا ہے تو وہ سٹوڈیو میں رکھے ہوئے ایک بورڈ پر صحیح تلفظ لکھ دیا کرتے تھے اور وہ تلفظ، میں نے دیکھا، کئی دنوں لکھا رہتا تھا۔ تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

گھر میں یہ کیفیت تھی کہ مشن کی طرف سے چونکہ عام طور پر مہمان نوازی کا اہتمام رہتا تھا اس لئے میری بیوی اور میری بیٹی کھانا تیار کرتیں یا اگر چائے کی پارٹی ہوتی تو مٹھائیاں تیار کر کے ڈائننگ ٹیبل پر رکھ دیتیں اور مجھ سے کہتیں کہ اب ساقی صاحب کو بلائیے اور ان سے کہئے کہ وہ چیک کر لیں۔ گویا کہ وہ ہمارے گھر کے ایک طرح سے انسپکٹر تھے۔ ہر بات ان سے چیک کروائی جاتی تھی اور میں انتہائی طور پر خوشی محسوس کرتا ہوں کہ ان کے مشورے ہمارے لئے نہایت مفید ثابت ہوتے۔

جب آپ اپنا عرصہ قیام ختم کر کے واپس پاکستان جا رہے تھے تو لندن سے آپ نے میری بیوی کے نام ایک خط لکھا۔ نائیجیریا ہی میں قیام کے دوران ساقی صاحب کی والدہ کی وفات ہو گئی لیکن لندن سے انہوں نے میری بیوی کو خط لکھا کہ آپ کے حسن سلوک نے مجھے میری والدہ بھلا دی تھی۔ والدہ کو تو کون بھول سکتا ہے لیکن جب کسی سے اچھا سلوک کیا جائے تو وہ اکثر محاورۃً اسی احساس کا اظہار کرتا ہے چنانچہ نہایت محبت اور پیار کے ساتھ ساقی صاحب نے یہ بات اپنے خط میں تحریر کی۔

یہاں ساقی صاحب کی ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے جو تصویر دی گئی ہے وہ لائبیریا میں لی گئی تھی۔ یعنی انہیں نائیجیریا میں بھی ریڈیو پر تقاریر کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد سیرالیون میں بھی تقاریر کا موقعہ ملا۔ اور پھر جب نائیجیریا اور سیرالیون کے بعد آپ خاصے کہنہ مشق ہو چکے تھے تو لائبیریا میں بھی آپ نے ریڈیو پر تقاریر کر کے لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالا۔ ان ساری باتوں سے مجھے اس لئے خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ساقی صاحب نے اپنے کام کی ابتداء میرے ساتھ کی تھی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم دونوں نے نہایت اچھی طرح وقت گذارا اور اس وقت کو انہوں نے بھی یاد رکھا اور میں نے بھی کبھی بھلایا نہیں۔ نائیجیریا سے واپس جانے کے تقریباً تیس برس بعد آپ نے ایک خط میں مجھے لکھا "ایک بات تحریر کروں جو آپ کے لئے خوشی کا باعث ہو گی۔ مجھے بہت خواہش تھی کہ وہاں جماعت کی ترقی کا مشاہدہ کروں۔ اب حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خاکسار نائیجیریا کا دورہ کرے۔ اس کے علاوہ نائر اور بینن بھی جانا ہے۔ تا وہاں کے معاملات اور مسائل کا جائزہ لیا جا سکے اور جو امور وہاں ہی موقعہ پر حل کئے جا سکتے ہوں ان کا فیصلہ بھی موقعہ پر ہو جائے۔ تقریباً ایک ماہ کا سفر ہو گا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے رکھے۔ آج کل نائیجیریا میں غیر ملکی لوگوں سے بہت برا سلوک کیا جاتا ہے (یہ ان دنوں کی بات ہے جب یکے بعد دیگرے سربراہان مملکت بدلتے بدلتے لوگوں کے مزاج خراب ہو چکے تھے، ن۔س) دن دیہاڑے لوٹ لینا عام بات ہے۔ اللہ محفوظ رکھے۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے اس سال جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں اب تو لندن بالکل کراچی بن گیا ہے۔ تمام دنیا سے لوگ آ رہے ہیں۔ ربوہ کے لوگ تو آئے دن نظر آتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ ساقی صاحب کے درجات کو ہمیشہ بلند فرماتا رہے اور ان کے بچوں کو دین اور دنیا کی فلاح عطا فرمائے۔ اب آپ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب کا مکرم ساقی صاحب کے متعلق مضمون مطالعہ فرمائیں۔

مورخہ ۱۷ مئی کی صبح کو یہ اندوہناک خبر ملی کہ ہمارے ایک نہایت ہی پیارے اور ہر دلعزیز مربی بھائی مکرم مبارک احمد صاحب ساقی حرکتِ قلب بند ہونے سے مورخہ ۱۶ مئی کو لندن میں اچانک اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی میرے بہت ہی پیارے دوست بلکہ بھائی تھے ۱۹۴۰ء میں ہم نے اکٹھے مدرسہ احمدیہ قادیان میں اپنی دینی تعلیم کا آغاز کیا اور ساتویں جماعت پاس کر کے ۱۹۴۷ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ مدرسہ احمدیہ میں آپ نہایت ہی محنتی اور ہونہار طلباء میں شمار ہوتے تھے اور ہر سال امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے چنانچہ ساتویں جماعت میں جو مدرسہ احمدیہ کی آخری جماعت تھی خاکسار نے اوّل اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے دوئم پوزیشن حاصل کی۔

جب ۱۹۴۷ء میں ملک ہند کی پارٹیشن ہوئی اور پاکستان معرض وجود میں آیا تو قادیان کے اردگرد کے گاؤں سے فسادات کی وجہ سے لوگ قادیان میں جمع ہونے شروع ہو گئے ایک افراتفری کا عالم تھا۔ کسی کو کوئی علم نہیں چل رہا تھا کہ کون کہاں ہے ہر شخص اپنی جان بچانے کی فکر میں تھا۔ قادیان میں جمع ہونے والے پناہ گزینوں کا ایک قافلہ پیدل ہی پاکستان کے لئے روانہ ہو گیا۔ اس قافلہ میں مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بھی اپنے عزیز و اقارب کے ہمراہ شامل ہو گئے۔ انڈین ملٹری نے گو حفاظت کا وعدہ کیا تھا مگر راستہ میں اس قافلہ پر سکھوں نے حملہ کیا اور لوٹ مار کے علاوہ بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ لیکن مکرم مبارک احمد صاحب ساقی خدا تعالیٰ کے فضل سے بحفاظت لاہور پہنچ گئے آپ نے وہاں پہنچ کر رتن باغ میں جماعت سے رابطہ پیدا کیا اور جامعہ احمدیہ میں جو حضرت صاحب کے ارشاد پر فوری طور پر وہاں جاری ہو گیا تھا اس میں داخلہ لے لیا۔

حضرت مولانا ابو العطا صاحب اس کے پرنسپل تھے پھر چنیوٹ اور احمد نگر میں خاکسار کیساتھ ہی جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔

۱۹۴۹ء میں ہم نے اکٹھے مولوی فاضل کیا اس وقت تک چونکہ وقف زندگی کی شرط نہیں تھی لہذا مولوی فاضل کے بعد بعض طلباء تو چلے گئے لیکن جنہوں نے خدمتِ سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا انہیں مربی کلاس میں داخل ہونے کے لئے کہا گیا۔ اس کلاس میں خاکسار کیساتھ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بھی داخل ہو گئے۔

۱۹۴۹ء میں ہی مولوی فاضل کا امتحان دینے کے بعد ہم دونوں کو باقی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ فرقان فورس میں بھی اکٹھے فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

۱۹۵۰ء کے شروع میں حضرت صاحب کے ارشاد پر مربی کلاس کے طلباء کو ربوہ بلا لیا گیا اور کچے دفاتر تحریکِ جدید میں جامعۃ المبشرین کا آغاز ہوا جو بعد میں جلسہ سالانہ کے لئے تیار کردہ لنگر خانے میں منتقل ہو گیا جو موجودہ دار الصدر غربی کی بیت قمر کے پاس تھا وہاں سے ۱۹۵۲ء میں ہم نے اکٹھے شاہد کیا اور اسی سال علاوہ دوسرے مربیان کے ہم دونوں کا انتخاب بھی بیرون پاکستان میں اشاعت دینِ حق کے لئے ہوا۔ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کو نائیجیریا جانے کا ارشاد ہوا اور خاکسار کو سیرالیون۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو ہماری روانگی ہوئی مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کو ایک ماہ قبل ہی سفر کے انتظامات کے لئے کراچی بھجوا دیا گیا تھا۔ ربوہ سے خاکسار کے ساتھ مکرم عبد اللطیف صاحب پریمی اور مکرم عبد القدیر صاحب شاہد روانہ ہوئے جو غانا جا رہے تھے۔ کراچی سے مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بھی قافلہ میں شامل ہو گئے اور ہم سب ایک بحری جہاز کے ذریعہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو لندن کیلئے روانہ ہوئے۔ لندن میں ایک ماہ گذارنے کے بعد خاکسار تو سیرالیون روانہ ہو گیا اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نائیجیریا تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے کئی سال مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق پائی آپ اکثر یہ بیان کیا کرتے تھے کہ میدانِ عمل میں انہوں نے مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب سے بہت کچھ سیکھا اور جو کچھ وہ کر پائے یا کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں یہ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کی ہی ٹریننگ اور راہنمائی کا نتیجہ ہے حقیقت میں ان کے کام اور گفتگو میں مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کا ہی رنگ نظر آتا تھا۔

آپ کو سیرالیون میں بھی کچھ عرصہ بطور امیر و مربی انچارج کام کرنے کا موقعہ ملا اسی طرح لائبیریا میں کئی سال تک ایک کامیاب مربی سلسلہ کی حیثیت سے آپ نے خدماتِ سلسلہ سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

اکتوبر ۱۹۶۰ء میں لائبیریا جانے سے قبل آپ نے کچھ عرصہ کیلئے فری ٹاؤن سیرالیون میں قیام کیا۔ اس وقت خاکسار بھی وہاں موجود تھا اور ہمیں اکٹھے سیرالیون میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملی۔ میں نے اس عرصہ میں مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کو ایک فدائی اور خدمتِ دین میں ہمہ وقت مصروف رہنے والا مربی پایا۔

آپ کی شادی ایک انگریز خاتون مس پریٹ سے ہوئی تھی جو نائیجیریا میں آپ اور مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کی کوششوں سے مشرف بہ احمدیت ہوئی تھیں یہ شادی ربوہ میں عمل میں آئی تھی جب آپ سیرالیون تشریف لائے تو آپ کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں۔ اور آپ کے دونوں بچوں کی پیدائش سیرالیون میں ہی ہوئی آپ کی بیوی آپ سے بے حد عقیدت اور محبت رکھتی تھیں یہ آپ کے حسن سلوک اور عمدہ اخلاق کا ہی نتیجہ تھا۔

لائبیریا سے واپسی پر آپ اپنی بیوی کی وجہ سے کچھ عرصہ کی رخصت پر لندن تشریف لے گئے۔ رخصت گذارنے کے بعد آپ کو لندن میں ہی فرائض سرانجام دینے کے لئے دفتر کی طرف سے ارشاد ہوا۔ چنانچہ آپ نے وہاں نہایت مستعدی۔ اخلاص اور محنت کے ساتھ اپنے مفوضہ امور کو سرانجام دینے کی کوشش کی۔

۱۹۸۴ء میں جب قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب لندن تشریف لے گئے۔ تو آپ کو حضور کی براہ راست نگرانی میں مختلف عہدوں مثلاً ایڈیشنل وکیل التصنیف، ایڈیشنل ناظر اشاعت پھر بعد میں ایڈیشنل وکیل التبشیر پر کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون ۔ سین

آذربائی جان / آرمینیا

گذشتہ دنوں جب آذری اور آرمینیائی فوجوں کی آپس میں لڑائی ہو رہی تھی تو ایرانی آذربائی جان کے ایک حصہ میں داخل ہو گئے۔ ایران نے اس بات پہ سخت احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ انتہائی تشدد پسندی کا مظاہرہ ہے اسلامیہ ریپبلک آف ایران نے اس بات کو دہرایا ہے کہ یہ ان دونوں ریاستوں کی سرحدوں میں کسی تبدیلی کو برداشت نہیں کریں گے۔ اگرچہ ایران کے نمائندے نے یہ کوشش کی ہے کہ ان دونوں ملکوں کی آپس میں صلح کروا دی جائے لیکن ۔ وہ ناکام رہے ہیں اور اس ناکامی ہی کے بعد ایران نے یہ بیان خاصے سخت الفاظ میں جاری کیا ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی ان دونوں ممالک کی سرحدوں میں تبدیلی کو برداشت نہیں کرے گا۔ گذشتہ سوموار کے روز آذربائی جان پہ دو طرفہ حملہ کیا گیا۔ عیسائی آرمینیائی فوجوں نافی شوان (NAKFI SCH-VAN) جو آذری علاقہ ہے اور آرمینیا اور ایران دونوں کے درمیان میں واقع ہے۔ یہاں پہ حملہ کر دیا۔ انہوں نے لاشین کا گاؤں قبضہ میں لے لیا تاکہ آرمینیا کو آگے بڑھنے کا ایک راستہ مل جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی باتیں معاملات کو حل کرنے کے سلسلے میں کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ ان سے مسئلہ اور بھی گمبھیر ہو جائے گا۔ اور ایسی الجھنیں پیدا ہونگی جن کا حل کرنا ہو سکتا ہے کہ ناممکنات میں سے ہو۔ ایران کے خیال میں نگورنو کاراباخ آذربائی جان کا ایک ایسا اٹوٹ انگ ہے جسے اس سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ ارنا نے ایک ایرانی سرکاری افسر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آذری سرحد پر لاشین کے پاس جو منگل کے روز بڑی گھمسان کی جنگ ہوئی۔ دونوں نے آرٹلری اور مارٹر استعمال کئے۔ یہ بھی کہا کہ آذری لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے تھے لیکن اپنے بیان میں یہ نہیں بتایا کہ کسی شخص نے ایران میں پناہ لی ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ مسئلہ خاصا گمبھیر ہو گیا ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔

امیلڈا مارکوس

امیلڈا مارکوس فلپائن کی سابق اول اول ہیں ان پر الزام لگا ہے کہ انہوں نے کرنسی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور جب اس الزام کے سلسلے میں انہیں عدالت میں حاضر ہونے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے اس کی تعمیل نہ کی جس کے نتیجہ میں مجسٹریٹ نے ان کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ امیلڈا سابق ڈکٹیٹر فرڈیننڈ مارکوس کی بیوہ ہیں۔ جنہوں نے ۱۱ مئی کے صدارتی الیکشن میں حصہ لیا۔ انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ کسی بھی عدالتی کیس کی پیروی نہیں کریں گی اور یہ اس لئے کہ ان کے خیال میں انتخابات میں دھاندلی ہوئی ہے۔ جب گذشتہ روز (سوموار) وہ عدالت میں حاضر نہ ہوئیں تو انہوں نے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی جس کے نتیجہ میں ان کے خلاف وارنٹ جاری کر دیئے گئے۔ کرنسی کے سلسلے میں جو ان پر الزام ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ جس بنک میں انکی رقم محفوظ ہے اس کی انہوں نے حکومت کو اطلاع نہیں دی۔ کہتے ہیں کہ دو روز میں یہ ان کی دوسری پیشی تھی۔ جس کا انہوں نے بائیکاٹ کیا۔ اور اس بائیکاٹ کا مقصد یہ ظاہر کیا کہ وہ انتخابات میں دھاندلی کے خلاف احتجاج کرنا چاہتی ہیں۔ انتخابات میں جو امیدوار تھے۔ ان میں یہ پانچویں نمبر پر آ رہی تھیں۔ جہاں تک کرنسی کے قوانین کی مخالفت کا سوال ہے اس سلسلے میں ان پر گیارہ الگ الگ مقدمات ہیں۔
چاہیئے تو یہ کہ ہر حکومت کوئی ایسا انتظام کرے کہ سربراہان حکومت اور وہ تمام لوگ جو برسر اقتدار ہیں ان کے متعلق ان کے اقتدار کے دوران ہی تحقیقات جاری رہے۔ اور ایسے اقدام بھی کئے جا سکیں کہ وہ کسی طرح بھی خلاف قانون کارروائی نہ کر سکیں۔ یہ کہ انسان کو اقتدار سے ہٹا دیا جائے اور پھر اس کا پیچھا شروع کر دیا جائے یہ عام طور پر شبہات کا باعث بنتا ہے۔ بات درست بھی ہو تو عام طور پھر یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ اب وہ برسر اقتدار نہیں ہے اس لئے اس پر الزام لگانا اور اسے پکڑ لینا کوئی مشکل کام نہیں یہ شبہات بعض اوقات احتجاج اور مظاہروں پر منتج ہوتے ہیں۔

نائیجیریا میں فسادات

جب سے سر ابوبکر طافوا بالیوا کو نہایت بے دردی سے ہلاک کیا گیا ہے نائیجیریا میں تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد سربراہ مملکت بدلتے رہے ہیں۔ پہلے بعد دیگرے کبھی مسلمان اور کبھی عیسائی سربراہ مملکت بنے۔ ۱۹۸۵ء سے موجودہ سربراہ مملکت ابراہیم ببن گیڈا اقتدار میں ہیں۔ اس سارے عرصے میں اگرچہ چھوٹے موٹے جھگڑے تو اٹھتے ہی رہے ہیں۔ لیکن ایک دو دفعہ ایسا بھی ہوا کہ فسادات میں سینکڑوں آدمی مارے گئے۔ گذشتہ سال بھی ایسے فسادات ہوئے تھے اور اب پھر گذشتہ ہفتہ دو دنوں میں کیڈونہ میں ۳۰۰ کے قریب افراد فسادات کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے۔ بات تو لیگوس سے شروع ہوئی تھی۔ جہاں غربت کے خلاف مظاہرے کئے گئے تھے لیکن فسادات کیڈونہ میں ہوئے اور اس بات کا خطرہ اب بھی موجود ہے کہ یہ فسادات ملک کے دوسرے حصوں میں یا کیڈونہ کے ہمسایہ شہروں میں نہ پھیل جائیں۔ کیونکہ یہ فسادات خاصی شدت کے ساتھ رونما ہوئے ہیں۔ علاقہ تو مسلمانوں کا ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمانوں نے صرف عیسائیوں کو مارا ہے اور ان کے اپنے لوگ ہلاک نہیں ہوئے۔ دراصل یہ فسادات علاقائی بھی ہیں اور مذہبی بھی۔ کیڈونہ کے قریب ہی کانو میں کچھ عرصہ ہوا مذہبی فسادات کی بناء پر سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ موجودہ فسادات میں نہ صرف گاڑیاں۔ اور عمارات اور دکانوں کا سامان تباہ کیا گیا بلکہ بڑی مہارت کے ساتھ لوگوں کے گلے بھی کاٹے گئے۔
سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ ہسپتال زخمیوں سے اٹے پڑے ہیں خاص طور پر ایسے فسادات کی خبریں سرکاری اخبارات اور سرکاری ریڈیو اور ٹیلیویژن بہت کم تعداد کے ساتھ دیتی ہیں لیکن اس دفعہ سرکاری ٹیلیویژن اور دیگر اداروں نے بھی اس بات پر کھل کر اظہار خیال کیا ہے کہ بہت سی جانیں تلف ہو گئی ہیں۔ کیڈونہ سے بہت سے خاندان دوسرے علاقوں میں چلے گئے چشم دید گواہوں کا کہنا ہے کہ سڑکیں اور گلیاں ملبے سے بھری ہوئی ہیں اور مذہبی عبادت گاہیں بھی جلائے جانے سے محفوظ نہیں رہ سکیں۔ فسادی ہزاروں کی تعداد میں نعرے لگاتے ہوئے بڑھتے تھے اور نہ صرف جائیداد کو نقصان پہنچاتے تھے بلکہ جو لوگ ان کے سامنے آ جاتے ان کی ہلاکت بھی یقینی ہو جاتی تھی۔

غانا میں جمہوریت

فوجی حکومت کے خاتمے کے لئے نومبر اور دسمبر میں غانا میں انتخابات ہونگے۔ اور چونکہ انتخابات سیاست کا حصہ ہیں اس لئے سیاسی پارٹیوں پر لگی ہوئی دس سالہ پابندی کو گذشتہ روز (سوموار) کو اٹھا لیا گیا۔ موجودہ سربراہ حکومت نے کچھ عرصہ ہوا وعدہ کیا تھا کہ وہ فوجی حکومت کو ختم کر کے سول راج کا انتظام کریں گے۔
گذشتہ ایام میں ایک ریفرنڈم کے ذریعے ملک کے دستور کی توثیق کی گئی اور اسی توثیق کے نتیجے میں صدر اور پارلیمنٹ کے انتخابات کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ اس دوران حزب اختلاف اور درمیانی عرصے کے الیکشن کمیشن کا آپس میں ایک جھگڑا عدالت میں بھی لے جایا گیا۔ اس عدالتی کارروائی میں یہ بات زیر بحث تھی کہ سیاسی پارٹیوں کو کس طرح زندہ کیا جائے اور انہیں اپنا کام کرنے کی اجازت دی جائے۔
قانون کے مطابق اپنی جیب سے کسی سیاسی پارٹی کو دو لاکھ سیڈیز (اس کا مطلب ہے ۴۸۰ ڈالر) سالانہ دیئے جا سکتے ہیں۔ حزب اختلاف نے کہا کہ یہ واجبی سی رقم ہے۔ اس عرصہ میں تجار اور بیرونی ممالک کے باشندوں کو کسی پارٹی کو چندہ دینے کی اجازت نہیں۔ سیاستدان بھی اس بات پر احتجاج کر رہے تھے کہ انہیں نام علامتیں رنگ اور سلوگن استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ وہ کل اکیس کی تعداد میں تھے۔ جب سے کوامے انکروما کو سٹیج سے ہٹایا گیا ہے موجودہ سربراہ حکومت ہی کی حکومت زیادہ دیر تک چل سکی ہے۔ اگرچہ اس حکومت نے بھی اس سے پہلے ایک دفعہ جمہوریت کا تجربہ کیا تھا لیکن وہ کامیاب ثابت نہ ہوا۔ اور پھر اقتدار کو فوج ہی کے حوالے کرنا پڑا۔ اب اس دفعہ پھر جمہوریت کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ اگر سیاسی لوگ سوجھ بوجھ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

اعلان نکاح

عزیزہ خالدہ کلثوم بنت مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز گڑھی شاہو لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم نیّر اکبر صاحب ولد مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب آف کہوٹہ ضلع راولپنڈی مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۹۲ء بعد نماز جمعہ دارالذکر اسلام آباد میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پندرہ ۱۵۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

درخواست دعا: محترمہ حلیمہ بشیر صاحبہ بنت مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب پر دل کا حملہ اور ساتھ ہی فالج کا حملہ بھی ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم پروفیسر سلطان احمد صاحب چوہدری (گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ) اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی مکرم چوہدری انوار الحسن صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب چک 8-366/15 ملتان جو اپنی ملازمت کے سلسلہ میں چمن (بلوچستان) میں تھے ۲۷ مئی ۱۹۹۲ء کو اچانک کلاس میں پڑھاتے ہوئے دل کا دورہ پڑنے سے بعمر ۴۸ سال اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ سکول سٹاف اور امیر جماعت کوئٹہ نے جنازہ کو ربوہ بھجوانے کا انتظام کیا (اللہ انہیں جزاء خیر عطا کرے) جنازہ ۲۸ مئی ۱۹۹۲ء کو ۱۱ بجے شب ربوہ پہنچا اور ساڑھے گیارہ بجے رات مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد وقف جدید نے نماز جنازہ پڑھائی ساڑھے بارہ بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور محترم چوہدری صاحب نے ہی دعا کروائی۔

○ محترمہ رحمت بیگم صاحبہ بنت چوہدری میاں محمد ابراہیم صاحب آف سماعیلہ ضلع گجرات۔ بیوہ چوہدری اللہ داد صاحب نمبردار سماعیلہ ضلع گجرات ۲۰ مئی کو صبح ۶ بجے کھاریاں ضلع گجرات میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئیں۔ آنکی میت ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ساڑھے دس بجے دارالضیافت میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم مولانا موصوف نے ہی کرائی۔ آپ کی عمر قریباً ۸۰ سال تھی۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

جو دنیا کے سودوں میں کیا جاتا ہے آپ ایک قابل وکیل سے مدد چاہتے ہیں۔ اس سے مدد چاہتے ہیں کہ کہیں دھوکے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ کوئی ایسی بات معاہدے میں نہ لکھی جائے جس کو ہم نبھا نہ سکیں تو وہ معاہدہ جو قرآن کریم کا معاہدہ ہے جسے خدا میثاق قرار دیتا ہے اس پر عمل کرنے سے پہلے اس پر دستخط کرنے سے پہلے معلوم تو ہونا چاہیئے کہ کس بات پر دستخط کئے جا رہے ہیں، لیکن چونکہ دنیا والے غلطیوں کو معاف نہیں کیا کرتے اور ایک ایک قطرہ خون کا حساب مانگتے ہیں اسی لئے دنیا کے معاہدوں میں تو انسان غلطی کرے تو ساری عمر اس کا خمیازہ بھگتتا رہتا ہے لیکن یہ معاہدہ ایک ایسی ذات سے کیا جا رہا ہے جو بے حد غفور و رحیم ہے جو قدم قدم پر بخشش کے وعدے بھی کرتی ہے۔ وہ عجیب طرح سے حساب کرتی ہے اچھا! یہ بھی معاف کر دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ اس کی معافیوں کا سلسلہ اس کے حساب طلب کرنے والے سلسلے پر غالب آجاتا ہے اور اس کی رحمت ہر انسان کی لغزش کو ڈھانپ لیتی ہے۔ پس اگر اور نہیں تو یہ مضمون ہی انسان کے دل کے لئے تسلی کا موجب بن جاتا ہے کہ ہمارا خدا ایسا خدا ہے جو اگر چاہے تو ان کو بھی معاف فرما دیتا ہے جن کے اعمال تمام تر اچھے نہیں تھے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اپریل ۱۹۹۱ء)

بقیہ: ص۳ سے آگے

کا ہے وغیرہ وغیرہ۔

عربی سیکشن میں کتاب الف لیلۃ و لیلۃ کے تمام ایڈیشن جو ایک درجن کے قریب تھے۔ مالکِ دوکان نے اس ایڈیشن کی بڑی ہی تعریف کی۔ حضور نے فرمایا یہ میں نے پڑھا ہوا ہے اور میرے پاس موجود ہے۔ انگریزی سیکشن میں HARDY کے ناولوں کے تازہ ایڈیشن پیش کئے گئے۔ اس پر بھی حضور نے اسی قسم کے کلمات فرمائے۔ خاکسار سخت حیران ہو رہا تھا کہ عربی اور انگریزی کا یہ ادبی لٹریچر حضور کے مطالعہ میں آچکا ہے۔ صرف چند کتب ہی ایسی تھیں جن کا حضور نے آرڈر دیا کہ وہ آپ کو پارسل کر دی جائیں۔

دوکان پر بالکل تازہ درآمد شدہ ایک مشین تھی آواز کو ٹیپ کرنے کی۔ مالکِ دوکان نے وہ حضور انور کے سامنے پیش کی اور درخواست کی کہ حضور۔ اس کے سامنے کھڑے ہو کر تلاوت فرمائیں۔ جب اس نے اپنی درخواست پر اصرار کیا تو حضور۔ مشین کے سامنے کھڑے ہو گئے اور آہستہ آواز میں تلاوت شروع کی۔ اس پر مالک دوکان کہنے لگا۔ حضور! اس طرح نہیں اسی طرح تلاوت کریں جسطرح جلسہ سالانہ میں کیا کرتے ہیں۔ اس پر حضور نے بلند آواز میں اُسی لَے اور لہجے میں تلاوت شروع کی جس طرح جلسہ سالانہ کی سٹیج پہ آپ بلند آواز سے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

رات کے قریباً ۹ بجے کا وقت تھا خنک رات تھی۔ ساری منٹو پارک کی نمائش گاہ حضور کی آواز سے گونج رہی تھی اور ہم حضور کے غلام جو ساتھ تھے کسی اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے تھے۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

اور اس عرصہ میں جس محنت انتھک لگن اور اخلاص کے ساتھ آپ نے اپنے فرائض کو سرانجام دینے کی کوشش کی وہ ایک مثال ہے۔ مجھے ۱۹۸۷ء پھر ۱۹۸۹ء میں جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کی خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی میں نے دیکھا کہ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی اکیلے وکالت تبشیر میں سارے کام سرانجام دے رہے ہیں اور دن رات اپنے کام میں مگن ہیں صرف ایک ہی تمنا لئے ہوئے تھے کہ اپنے پیارے امام کے ہر ارشاد کی تعمیل حضور کے حسب منشا ہو جائے

ایک روز میں نے کہا کہ آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کو حضور کے قرب میں رہ کر اور حضور کی نگرانی اور راہنمائی میں کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ کہنے لگے جہاں یہ خوش قسمتی ہے وہاں ہر وقت یہ خوف بھی دامن گیر رہتا ہے کہ کہیں حضور کے کسی ارشاد کی تعمیل میں مجھ سے کوئی ایسی کوتاہی نہ ہو جائے جو حضور کی ناراضگی کا موجب بن جائے۔ اور میری عاقبت خراب ہو جائے لہذا دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے حضور کی منشاء مبارک کے مطابق کام کرنے کی توفیق دے اور میرا انجام بخیر فرمائے

۱۹۸۷ء میں جلسہ سالانہ کے بعد خاکسار کو حضور کی منظوری سے وکالت تبشیر کی طرف سے تین ماہ تک لندن میں قیام کر کے بیرونی ممالک کی تاریخ مرتب کرنے کا کام سپرد ہوا اس عرصہ میں مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے خاکسار کے ساتھ جس حسن سلوک کا مظاہرہ کیا اور جسطرح میری ہر ضرورت اور سہولت کا خیال رکھا وہ ہمیشہ کے لئے یاد رہے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی تمام مربیان بلکہ اپنے حلقہ احباب میں سب میں ہر دلعزیز تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنا اور اخلاق سے پیش آنا آپ کی عادت تھی۔ اور ہر ایک کی ضرورت کا خیال رکھنا اور ہر کام میں مدد کرنا آپ کا شیوہ تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ بیرونی ممالک کے اکثر دوروں میں آپ کو جانے کی سعادت نصیب ہوئی اور حضور کے ارشاد پر کئی ایک ممالک میں دعوت الی اللہ اور دیگر تنظیمی امور کے جائزہ کے لئے بھی آپ کو جانے کا موقع ملا اور نہایت فرض شناسی کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کو سرانجام دیا۔

غرض کہ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبے عرصہ تک بھرپور خدمت سلسلہ کی توفیق ملی اور آپ نے زندگی کے آخری سانس تک اس عہد کو کامل اطاعت، فرمانبرداری اور اخلاص کے ساتھ نبھایا جو ایک واقفِ زندگی کی حیثیت سے آپ نے اپنے خدا سے باندھا تھا۔

گذشتہ دنوں آپ کے بچے ربوہ آئے اور آپ کے دوستوں اور تعلق داروں سے انہیں ملنے کا موقع ملا۔ محترم ساقی صاحب کے بچوں کے ناطہ سے احباب نے جو یہاں ان سے حسن سلوک کا مظاہرہ کیا اس کا ذکر انہوں نے خاکسار سے ایک خط میں ان الفاظ میں کیا۔

"ہمارے بچے پاکستان سے واپسی پر بہت خوش تھے ربوہ میں ہمارے سب دوستوں نے ان کا بہت خیال رکھا جسکی وجہ سے ان کے دل میں ان سب کے لئے جذبات تشکر کے علاوہ اپنائیت کا احساس تھا اور بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ سب نے اپنے عزیزوں کی طرح سلوک کیا۔ آپ سب کا ممنون ہوں"

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے بچوں محترمہ اہلیہ اور دوسرے پسماندگان کو یہ عظیم صدمہ صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

سے کام لیں تو جمہوریت کو جاری کریں۔ اسے قائم رکھیں اور پھر مارشل لاء نہ لگنے دیں۔ نہ کسی فوجی افسر کو برسراقتدار آنے دیں۔ لیکن ہوگا کیا یہ وقت ہی بتائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سندھ میں آپریشن کے لئے فوج کو آئین کی دفعہ ۱۴۷ کے تحت اختیارات دیئے گئے ہیں۔ یہ اختیارات سندھ کی حکومت کی درخواست پر دیئے گئے ہیں۔ اس حکم کا اطلاق ۶ ماہ کے عرصے کے لئے ہوگا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج کو آئینی اختیارات دینے پر حیرت ہے اس ضمن میں اپوزیشن کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے دور میں آئین کی دفعہ ۲۴۵ کے تحت فوج کو اس لئے اختیارات نہیں دیئے تھے اس سے بنیادی حقوق کی نفی ہوتی تھی۔

○ سکھر میں دہشت گردوں کی اندھا دھند فائرنگ سے ۴ افراد ہلاک اور ۶ زخمی ہو گئے۔

○ مزید ۲ بریگیڈ فوج اور کمانڈوز سندھ بھیج دیئے گئے ہیں فوج نے جنگلوں میں مورچے سنبھال لئے ہیں۔ ڈاکوؤں نے اپنی نئی پناہ گاہیں تلاش کرنا شروع کر دی ہیں۔

○ افغانستان میں حکمت یار اور احمد شاہ مسعود کے درمیان طے پانے والے منصوبے پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ افغان صدر مجددی نے کہا ہے کہ ۶ ماہ میں انتخابات کرانے کی تجویز قابل عمل نظر نہیں آتی۔

○ افغان صدر صبغت اللہ مجددی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی نے افغان جہاد میں کروڑوں روپے کمائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد اپنے ملک میں محبوب ہوتے تو انتخابات میں بڑی کامیابی حاصل کرتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زبان نہ کھلوائیں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو بتا دی جائیں تو ان کے حق میں اچھی نہیں ہوں گی۔

○ پاور لومز مالکان نے قومی اسمبلی اور وزیر اعظم ہاؤس کے گھیراؤ کا اعلان کر دیا ہے۔ بجٹ کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے فیصل آباد میں جگہ جگہ مالکان اور مزدوروں نے احتجاجی جلوس نکالے سلک مارکیٹیں بند رہیں مرکزی انجمن تاجران۔ واسا۔ واپڈا اور کلرکوں نے بھی جلوس نکالے۔ گوجرانوالہ میں بھی پاور لومز مالکان نے ہڑتال جاری رکھی سیلز ٹیکس کے خلاف انجمن کارخانہ داران سٹین لیس سٹیل نے بھی ہڑتال کی دھمکی دے دی ہے

○ کابل ایئرپورٹ پر اترتے ہوئے افغانستان کے صدر صبغت اللہ مجددی کے طیارے پر راکٹ سے حملہ کیا گیا۔ صدر مجددی بال بال بچ گئے جبکہ پائلٹ زخمی ہو گیا۔ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ حملہ کس نے کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ لینڈنگ کے وقت مشرقی پہاڑوں سے طیارے پر تین راکٹ چلائے گئے دو کا نشانہ خطا ہو گیا جبکہ تیسرا راکٹ طیارے کے بائیں جانب لگا۔ صدر مجددی سمیت طیارے میں ۱۰۰ افراد سوار تھے۔ صدر مجددی طیارے سے باہر آئے تو ان کا رنگ فق تھا اور لہجہ اکھڑا اکھڑا تھا۔

○ پاکستان کے وزیر اعظم نے صدر مجددی کے طیارے پر حملے کی مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ حملہ کرنے والے وہ ہیں جو افغان جہاد کے مخالف ہیں۔

○ سندھ میں فوجی آپریشن کے مسئلے پر پیر پگاڑا نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں فی الحال اس پر کوئی تبصرہ نہیں کر سکتا اکثر سیاسی رہنماؤں نے سرکاری اعلان کو مبہم قرار دیا ہے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ سے پوچھا جائے کہ انہوں نے دفعہ ۱۴۷ کے تحت مدد مانگی بھی ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملٹری آپریشن کے بارے میں فکر کرنا پیپلز پارٹی ایم کیو ایم جماعت اسلامی اور جیئے سندھ کا کام ہے۔ ہمارا اس سے کیا تعلق۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو خود ان کو بلا رہے ہیں۔ ہم نے پہلے کہا تھا کہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔

○ افغان لیڈر حکمت یار نے کہا ہے کہ امریکہ یورپ اور پاکستان مل کر بھی مجددی کو دو ماہ کی مدت پوری ہونے کے بعد صدر نہیں رکھ سکتے۔ کابل سے ۲۰ کلومیٹر جنوب کی طرف چہار اسیاب میں واقع اپنے ہیڈ کوارٹر میں ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ دوستم مجاہد نہیں وہ قاتل ہے اور افغان قوم کا دشمن ہے

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ جن کو سندھ میں آرمی ایکشن پر اعتراض ہے وہ عدالتوں میں جائیں۔ انہوں نے کہا کہ فوج سے مدد لینا آئین سے بالاتر نہیں ہے۔ انشاء اللہ سندھ میں امن قائم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مصیبت ہے کہ لوگ آئین نہیں پڑھتے۔

○ بھارت نے مقامی طور پر تیار کردہ دور مار بیلسٹک میزائل اگنی کے دوسرے مرحلے کا تجربہ کیا۔ اس میزائل کی لمبائی ۶۰ فٹ ہے اور یہ ۲۴ سو کلومیٹر تک مار کر سکتا ہے۔ امریکہ نے اس تجربے کی مذمت کرتے ہوئے جنوبی ایشیا میں ہتھیاروں کی دوڑ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

○ دریائے چناب میں پانی آ جانے سے ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان کشتیوں کے پل سے ٹریفک ایک بار پھر معطل ہو گئی ہے۔ ہزاروں مسافروں کو شدید پریشانی کے عالم میں اپنا سامان سروں پر اٹھائے ریلوے لائن کے پل سے پیدل آنا جانا پڑ رہا ہے۔ ریلوے والوں کی لاپرواہی سے عوام کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے ڈیڑھ ماہ سے زائد گزرنے کے باوجود ایک بھی پل کی مرمت نہیں ہو سکی۔ پل پر محض چند مزدور کام کرتے نظر آتے ہیں۔

○ اسرائیل نے جنوبی لبنان پر ایک اور زمینی حملہ کیا ہے۔ اسرائیلی فوجی ٹینکوں کے ذریعے ایک گاؤں پر حملہ آور ہوئے۔ حزب اللہ کے تین افراد اس حملے میں زخمی ہوئے۔ اس جگہ پر اقوام متحدہ کی امن فوج متعین ہے مگر اس کے باوجود اسرائیل گذشتہ ایک ہفتے سے متعدد فضائی اور زمینی حملے کر چکا ہے۔

○ سوڈان کے جنوبی علاقے میں باغیوں اور سرکاری فوجوں کے درمیان جنگ کے نتیجے میں ۲۰ ہزار افراد نے اپنا ملک چھوڑ کر کینیا میں پناہ لے لی ہے۔ پہلے ہی کینیا میں صومالیہ اور حبشہ کے پناہ گزین بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھولوں سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے) ۱۲/- BABY TONIC
۲۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے) ۳۱/- BABY GROWTH COURSE
۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے) ۱۰۰/- BODY BUILDING COURSE
۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے) ۱۰۰/- DWARFISHNESS COURSE
۵۔ بول بستری کورس ۳۵/- BED URINE COURSE
۶۔ مٹی چھوڑ کورس ۲۰/- MITI CHOUR COURSE
۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا) ۵۰/- MARASMAS COURSE
۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور ۲۰/- SLOW DENTITION CURE
۹۔ بے ترتیب دانت کیور ۲۰/- IRREGULAR TEETH CURE

● ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن ● تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
● مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں۔
● لاہور:۔ کیور ٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ ● فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
● راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ● پشاور:۔ ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر ● کوئٹہ:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ● ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
● کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ● حیدرآباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ● سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
● گوجرانوالہ:۔ حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶، ۷۷۱